میں مڈل سکول، مورو میں ہائی سکول کی عمارت ذاتی خرچ پر تعمیر کروائی۔حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک وقفِ جدید کے لئے آٹھ ایکڑ اراضی وقف کی[1]۔ آپ کی زندگی میں ہی قمر آباد میں ایک مستحکم جماعت قائم ہوگئی جس کے آپ تاوفات صدر رہے۔ 15 جنوری 1981ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے[2]۔مکرم صلاح الدین قمر صاحب بہت خوبیوں کے مالک اور نافع الناس وجود تھے۔حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی آپ کا نمایاں وصف تھا۔ آپ کی وفات پر آپ کے عزیز، دوست اور حلقہ احباب سبھی آپ کے اوصافِ حمیدہ میں رطب اللسان ہیں۔

آپ کی اہلیہ ثانی مکرمہ عطیۃ الکریم صاحبہ نے بتایا کہ اگرچہ ہمارا میاں بیوی کا ساتھ مختصر رہا اور چند سال پہلے ہی شادی ہوئی تھی لیکن ہم چونکہ ایک ہی خاندان کے ہیں اس لئے آپ کی شخصیت کا مجھے ادراک تھا۔ مَیں نے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے مجھے ایک نیک ساتھی عطا کیا۔ میرے شوہر اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگی گزارنے والے تھے۔ بہت صابروشاکر، اعلیٰ اخلاق کے حامل تھے۔مسکراتے چہرے اور دھیمے لہجہ سے بات کرتے۔خود سادہ زندگی بسر کرتے تھے اور رقم بچا کر غرباء کی امداد کرتے۔ اپنی والدہ سے غیرمعمولی محبّت تھی۔ جرمنی ہوتے تو مجھ سے والدہ کی خیریت پوچھتے اور ان کی خدمت کرنے کی نصیحت کرتے۔ ربوہ میں ہوتے تو والدہ کی خدمت میں حاضر رہتے۔ سب رشتوں کا خیال رکھتے تھے اور ان کی ہمدردی اور بہبود کے لئے کوشاں رہتے۔

آپ نے اپنی ہمشیرہ کے ساتھ مثالی تعلق رکھا اور بہت پیار اور محبّت کے ساتھ اس رشتہ کو نبھایا۔ آپ کی ہمشیرہ نور جہاں صاحبہ اہلیہ نصیر احمد برمی صاحب بیان کرتی ہیں کہ صلاح الدین قمر میرا بھائی کم اور میرا باپ اور دوست زیادہ تھا۔ والد مکرم کی وفات کے بعد ہم دونوں بہن بھائیوں کا تعلق پہلے سے بھی بڑھ گیا اور ہر معاملہ میں ان سے مشورہ کرتی اور راہنمائی لیتی۔

مکرم صلاح الدین قمر صاحب کی یہ خوبی تھی کہ ہمیشہ مسکراتے چہرے کے ساتھ ملتے۔ خاکسار ان کی مہمان نوازی کا لڑکپن سے شاہد ہے کہ 1980ء کی دہائی میں جب کہ روپیہ نایاب ہوتا تھا اس زمانہ میں آپ آسودہ حال تھے۔ اکثر عصر کے بعد ہم دوستوں کو آپ قریبی ہوٹل نعمت کدہ یا احمدیہ ریسٹورنٹ میں لے جاتے اور چائے کے ساتھ برفی اور نمک پاروں سے تواضع کرتے۔ اس تواضع کا سلسلہ سالوں پر محیط ہے۔

صلاح الدین قمر صاحب سے میرا باقاعدہ تعارف 1982ء میں ہوا تھا اور پھر یہ تعارف تعلق میں بدل گیا اور یہ تعلق مضبوط دوستی کی شکل اختیار کر گیا۔ ہر سال جرمنی سے پاکستان آتے اور آنے سے پہلے بتایا بھی کرتے اور کئی بار ایسا ہوا کہ وہ میرے دفتر ملنے آتے تو اظہار الفت میں کہتے کہ ربوہ آکر پہلا وزٹ آپ کی طرف کر رہا ہوں۔ وفات سے پہلے بھی وہ پاکستان آئے ہوئے تھے۔ رمضان المبارک اور عید الفطر یہیں گزاری اور پھر عازم جرمنی ہوئے۔ جاتے ہی ہسپتال داخل ہوگئے۔ ان پر بیماری کا شدید حملہ تھا جس سے جانبر نہ ہوسکے اور تقریباً ایک ماہ بعد راہی ملک بقا ہو گئے ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

عزیزوں، دوستوں کے لئے یہ بہت بڑا صدمہ تھا۔ وہ نہ صرف محفل کی رونق ہوا کرتے تھے بلکہ ان کی وجہ سے دوستانہ محفلیں سجا کرتی تھیں اور ان محفلوں میں زیادہ تر گفتگو ربوہ کی خوبصورت پرانی یادوں کے تذکرہ پر ہی مشتمل ہوتی تھی۔ صلاح الدین قمر صاحب نے لواحقین کے علاوہ ایک وسیع حلقہ احباب چھوڑا ہے جن کے ساتھ انہوں نے بڑے بھائیوں جیسا سلوک کیا اور دوستوں کو اکٹھا کئے رکھا۔ انہیں ربوہ سے بہت محبّت تھی اور داعی اجل کو لبیک کہہ کر پھر اللہ نے اپنی محبوب بستی کے مقبرہ بہشتی کو ان کا دائمی بسیرا بنا دیا۔

1- (الفضل 10 مئی 1981ء)
2- (الفضل 23 جنوری 1981ء)

نیشنل وصیت سیمینار 2024ء

شعبہ وصایا جرمنی نے مؤرخہ 20 اپریل 2024ء کو وصیت سیمینار زیرِصدارت مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی بذریعہ یوٹیوب چینل منعقد کرنے کی توفیق پائی، الحمدللہ۔اس پروگرام کی کامیابی کے لئے دعائیہ خط حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مع پروگرام لکھا گیا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا جو مکرم حافظ محمد ظفراللہ صاحب نے کی جس کے بعد مکرم مرتضیٰ منان صاحب مربی سلسلہ نے نظم پیش کی۔ سیمینار کی پہلی تقریر مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ نے ''نظامِ وصیت اصلاح نفس کا ذریعہ'' کے موضوع پر اُردو زبان میں کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی نصائح کی روشنی میں احبابِ جماعت کو اس بابرکت نظام میں شمولیت کی ترغیب دلائی۔ اس کے بعد مکرم عمران قمر صاحب (کارکن شعبہ وصایا) نے نظم پیش کی۔ سیمینار کی دوسری تقریر مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جماعت احمدیہ جرمنی نے ''خلیفہ وقت کی تحریک برائے نئی وصایا کی برکات'' کے موضوع پر اردو زبان میں کی۔مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی کے اختتامی خطاب اور دعا کے ساتھ سیمینار اختتام پذیر ہوا۔ پروگرام کے اُردو جرمن ترجمہ کا بھی انتظام موجود تھا۔

بیت السبوح کے ہال میں لوکل امارات فرانکفرٹ، ڈارمشٹڈ، ڈیٹسن باخ اور آفن باخ کے احباب جماعت نے پروگرام میں شرکت کی۔ جرمنی و بیرونی ممالک سے آن لائن پروگرام دیکھنے والوں کی تعداد پچیس ہزار سے زائد تھی، الحمدللہ۔ پروگرام کے کامیاب انعقاد کے متعلق احباب کی بہت مثبت آراء موصول ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی میں اپنے فرائض بہتر رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

(رپورٹ: مکرم اکرام اللہ چیمہ صاحب، سیکرٹری وصایا جرمنی)